Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲-۷۷ | سوموار۔ ۳۰ شوال ۱۴۱۲ھ - ۴ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۴ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۰۳

اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں

"خدا کی طرف سفر کیلئے ذوق کا لطیف تر ہوتے چلے جانا نہایت ضروری ہے۔ پس اپنے ماحول میں، اپنے بچوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ اپنی بیویوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بیویاں خاوندوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بھائی بہنوں سے، دوستوں سے بے تکلفی کے باوجود ایک اخلاق کا پاس ضرور رکھا کریں۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کُلّی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے۔ جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو کچھ نہیں اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ جس کھڑکی کی راہ سے معصیت آتی ہے۔ پہلے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کیا جاوے۔ پھر نفس کی کشاکش کیلئے دعا کرتا رہے۔ اسی کے واسطے کہا ہے (اور وہ (لوگ) جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے) اس میں کس قدر ہدایت تدبیر کو عمل میں لانے کے واسطے کی گئی ہے۔ تدابیر میں بھی خدا کو نہ چھوڑے۔ دوسری طرف فرماتا ہے (مجھے پکارو۔ میں تمہاری دعا سنوں گا) پس اگر انسان پورے تقویٰ کا طالب ہے تو تدبیر کرے اور دعا کرے۔ دونوں کو جو بجالانے کا حق ہے بجالائے۔ تو ایسی حالت میں خدا اس پر رحم کرے گا لیکن اگر ایک کرے گا اور دوسری کو چھوڑے گا تو محروم رہے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷۰)

"کامل طور پر جب تقویٰ کا کوئی مرحلہ باقی نہ رہے تو پھر یہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جاتا ہے اور تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا تو نفس مر جاوے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ (تم مر جاؤ قبل اسکے تم پر موت وارد ہو) نفس توسن گھوڑے کی طرح ہوتا ہے اور جو لذت تبتّل اور انقطاع میں ہوتی ہے اس سے بالکل نا آشنا ہوتا ہے جب اس پر موت آجاوے گی تو چونکہ خلا محال ہے اس لئے دوسری لذّات جو تبتّل اور انقطاع میں ہوتی ہیں شروع ہو جائیں گی۔ یہی وہ بات ہے جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہیئے۔ جیسے بچّے جب تختیوں پر بار بار لکھتے ہیں تو آخر خوش نویس ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷۱)

اعلان ولادت

مکرم نصیر احمد صاحب انجم استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۹۲ء بروز اتوار پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت "زُہیر احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ بچہ حضور کی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

عزیز سمیع اللہ ظفر ابن مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کاہلوں کارکن دفتر امانت تحریک جدید (دار النصر غربی) نے مڈل سٹینڈرڈ ۱۹۹۲ء کے امتحان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۶۸/۸۷۵ نمبر حاصل کر کے ربوہ کے تمام سکولوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز نصرت جہاں اکیڈمی کا طالب علم ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید ترقیات عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ ابن مکرم شیخ سعید احمد صاحب تخت ہزاروی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایم۔ اے عربی کے امتحان میں ۸۴۱/۱۱۰۰ نمبر لے کر یونیورسٹی میں اوّل آئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مستقبل میں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

تبدیلیٔ نام

میں مسماۃ رضیہ سعید بنت سعید احمد حیٹ شاہ تاج کالونی منڈی بہاؤالدین نے اپنا نام رضیہ سعید کی بجائے رضیہ بیگم رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

رضیہ بیگم زوجہ ندیم عرفان
منڈی بہاؤالدین

انسانی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کا مظہر کامل بننا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

دیکھو ماں جب تک بچہ اس کے پیٹ میں ہو براہ راست کوئی تربیت بچہ کی نہیں کر سکتی مگر دوسرے دور میں کر سکتی ہے۔ اسی طرح قوم جب دوسرے دور میں آتی ہے تو سخت قوانین اور کڑوی دوائیوں کی اس کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں تھا جہاں وہ کسی چیز کا انکار نہیں کر سکتا تھا وہاں وہ اپنی مرضی سے کسی چیز کو اختیار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن پیدائش کے بعد اس میں تغیر آتا ہے اور کسی بات کو رد کرنا یا اختیار کرنا اس کی مرضی پر منحصر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہی حال قوم کا ہوتا ہے اسے بھی دوسرے دور میں نئے عمل اور نئی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ قوم کی پہلی سی تربیت کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۴۔ مئی ۱۹۹۲ء

مالی قربانی

ہماری جماعت کی مالی قربانی کی ایک دنیا معترف ہے ۔ ہر شخص اپنی استطاعت سے بڑھ کر اور اپنے اخلاص کے پیمانے کے مطابق مالی قربانی کرتا ہے ۔ یہ نہیں دیکھتا کہ مانگا کتنا گیا ہے یہ دیکھتا ہے کہ میں کیا دے سکتا ہوں اور ہمیشہ سے یہ ہوتا چلا آیا ہے کہ جتنا مانگا جاتا ہے اس سے زیادہ دیا جاتا ہے بلکہ ایک قدم اس سے بھی آگے آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر سال بجٹ سے زیادہ وصولی ہوتی ہے۔ یعنی دینے والوں نے جتنا دینے کا عہد کیا ہوتا ہے اس سے ۔ سال کے آخر پر ۔ زیادہ دیتے ہیں۔ راقم کو یاد ہے کہ ایک دفعہ نائیجیریا سے حضرت امام جماعت الثانی (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کی خدمت اقدس میں چندوں کے متعلق جماعت کے بعض دوستوں کے خیالات تحریر کئے تو حضور نے فرمایا کہ چندہ دینا عادت سے تعلق رکھتا ہے۔ مانگتے چلے جائیں دوست دیتے چلے جائیں گے ۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جماعت کے افراد کو اب ایسی عادت پڑ گئی ہے۔ کہ اگر کچھ دیر تک کوئی مزید چندہ نہ مانگا جائے تو انہیں بے چینی سی پیدا ہو جاتی ہے ۔ یوں لگتا ہے کہ جیب میں روپیہ (اور جیب کی بجائے بینک بھی ہو سکتا ہے) پڑا ہے اور اس کی یہ جگہ نہیں ہے اسے جماعت کے خزانہ میں ہونا چاہیئے ۔ اسے امام جماعت کی نذر ہونا چاہیئے تا کہ دین کے کام فراخی کے ساتھ کئے جا سکیں۔

جب تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا تو جو رقم مانگی گئی تھی وہ ستائیس ہزار تھی ۔ لیکن جو رقم پیش کی گئی وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھی ۔ اسی طرح گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں بتایا کہ

"وقف جدید سے متعلق جب حضرت فضل عمر نے پہلا اعلان کیا تو بہت ہی احتیاط کے ساتھ بہت معمولی چندے کی تحریک فرمائی ...... چند ہزار روپے کی تحریک تھی...... اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جتنی توقع حضرت فضل عمر نے ظاہر فرمائی تھی اس سے زیادہ کے وعدے جماعت نے پیش کئے ۔ اور جتنے مراکز کا شروع میں اعلان فرمایا تھا۔ کہ وقف جدید کے معلّم وہاں جا کر بیٹھیں گے اس سے زیادہ مراکز کا سامان مہیّا ہو گیا"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی بھی ایمان کا ایک پختہ معیار ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس معیار پر ہمیشہ پوری اُترتی ہے ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے ۔

بات اپنی بتا کے کہتے ہو
یہ کسی اور کو نہ بتلاؤ
بوجھ اپنا تو کر لیا ہلکا
مجھ سے کیوں اب یہ بوجھ اُٹھواؤ

ـــــــ ابوالاقبال

رُخ بدلتی ہَوا کے ساتھ نہ چل
گِر پڑا ہے تو اپنے آپ سنبھل

میری مہمیز کوئی اور ہو کیوں
جذبۂ خفتہ جاگ ، اور مچل

سعئ مشکور ہے خلوص کا راز
ظُلم سے خوف کھا نہ خود کو بدل

شام کے ساتھ مُنسلک ہے رات
کِس نے سُورج سے کہہ دیا کہ نہ ڈھل

تم مسائل کو دفن کرتے ہو
مَیں مسائل کا ڈھونڈتا ہوں حل

دیکھئے کیا کہے گی خلقِ خُدا
دیکھئے کیا ہو اِس کا ردِّ عمل

میرے اوقات اِک اکائی ہیں
آج ہے ان میں کوئی اور نہ کل

ظُلم کا ہاتھ اُٹھ تو سکتا ہے
ہے مقدّر کہ ایک دن ہو شل

اب جو چلنے لگا ہے چلتا رہ
منزلیں ذوق کا نہیں ہیں بدل

راہ میں ہے نسیمؔ چشمِ عدو
چل مگر گام گام دیکھ کے چل

نسیمؔ سیفی

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے ۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا ۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلے کو فائدہ پہنچے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تربیت کے طریق

تربیت کے طریق

اب میں تربیت کے طریق بتاتا ہوں:

(۱) بچہ کے پیدا ہونے پر سب سے پہلی تربیت خدا کا ذکر ہے۔

(۲) یہ کہ بچہ کو صاف رکھا جائے۔ پیشاب پاخانہ فوراً صاف کر دیا جائے۔ شائد بعض لوگ یہ کہیں یہ کام تو عورتوں کا ہے۔ یہ صحیح ہے مگر پہلے مردوں میں یہ خیال پیدا ہوگا تو پھر عورتوں میں ہوگا۔ پس مردوں کا کام ہے کہ عورتوں کو یہ باتیں سمجھائیں کہ جو بچہ صاف نہ رہے اس میں صاف خیالات کہاں سے آئیں گے۔

جب بچہ کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا تو باطنی صفائی کس طرح ہوگی؟ لیکن اگر بچہ ظاہر میں صاف ہو تو اس کا اثر اس کے باطن پر پڑے گا اور اس کا باطن بھی پاک ہوگا۔ کیونکہ غلاظت کی وجہ سے جو گناہ پیدا ہوتے ہیں ان سے بچا رہے گا۔ یہ بات طب کی رو سے ثابت ہو گئی ہے۔ کہ بچہ میں پہلے گناہ غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بچہ کا اندام نہانی صاف نہ ہو تو بچہ اسے کھجلاتا ہے۔ اس سے وہ مزا محسوس کرتا اور اس طرح اسے شہوانی قوت کا احساس ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ کو صاف رکھا جائے اور جوں جوں وہ بڑا ہو اسے بتایا جائے کہ ان مقامات کو صفائی کے لئے دھونا ضروری ہوتا ہے تو وہ شہوانی برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ تربیت بھی پہلے دن سے شروع ہونی چاہیئے۔

(۳) غذا بچہ کو وقت مقررہ پر دینی چاہیئے اس سے بچہ میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خواہشات کو دبا سکتا ہے اور اس طرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ چوری۔ لوٹ کھسوٹ وغیرہ بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایسے انسان میں جذبات پر قابو رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا۔ ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہیئے۔ اور بڑی عمر کے بچوں میں یہ عادت ڈالنی چاہیئے کہ وقت پر کھانا دیا جائے۔ اس سے یہ صفات پیدا ہوتی ہیں (۱) پابندی وقت کا احساس (۲) خواہش کو دبانا (۳) صحت (۴) مل کر کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے بچوں میں خود غرضی اور نفسا نفسیت نہ ہوگی۔ جبکہ وہ سب کے سب ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے (۵) اسراف کی عادت نہ ہوگی۔ جو بچہ ہر وقت کھانے کی چیزیں لیتا رہتا ہے۔ وہ ان میں سے کچھ ضائع کر دیگا۔ کچھ کھائے گا۔ لیکن اگر مقررہ وقت پر مقررہ مقدار میں سے کھانے کی چیز دی جائے گی۔ تو وہ اس میں سے کچھ ضائع نہیں کریگا۔ پس اس طرح بچہ میں تھوڑی چیز استعمال کرنے اور اسی سے خواہش کے پورا کرنے کی عادت ہوگی۔ (۶) لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت ہوگی۔ مثلاً بازار میں چلتے ہوئے بچہ ایک چیز دیکھ کر کہتا ہے۔ یہ لینی ہے۔ اگر اس وقت اسے نہ لے کر دی جائے تو وہ اپنی خواہش کو دبا لے گا۔ اور پھر بڑا ہوتے پر کئی دفعہ دل میں پیدا شدہ لالچ کا مقابلہ کرنے کی اس کو عادت ہو جائے گی۔

اسی طرح گھر میں چیز پڑی ہو اور بچہ مانگے تو کہہ دینا چاہیئے کہ کھانے کے وقت پر ملے گی۔ اس سے بھی اس میں یہ قوت پیدا ہو جائے گی کہ نفس کو دبا سکے گا۔

زمیندار گنے۔ مولی۔ گاجر۔ گڑ وغیرہ کے متعلق اسی طرح کر سکتے ہیں۔

(۴) بچہ کو مقررہ وقت پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ یہ اس کی صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ لیکن اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء میں وقت کی پابندی کی حس پیدا ہو جاتی ہے۔ وقت مقررہ پر پاخانہ پھرنے سے انتڑیوں کو عادت ہو جاتی ہے اور پھر مقررہ وقت پر ہی پاخانہ آتا ہے۔ یورپ میں تو بعض لوگ حاجت سے وقت بتا دیتے ہیں کہ اب یہ وقت ہوگا۔ کیونکہ مقررہ وقت پر انہیں پاخانہ کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔ تو بچہ کے لئے یہ بہت ضروری بات ہے وقت پر کام کرنے والے۔ بچہ میں نماز، روزہ کی پختہ عادت پیدا ہو جاتی ہے اور قومی کاموں کو پیچھے ڈالنے کی عادت پیدا نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں بے جا جوش دب جاتے ہیں۔ کیونکہ بے جا جوش کا ایک بڑا سبب بے وقت کام کرنے کی عادت ہے۔ خصوصاً بے وقت کھانا کھانا۔ مثلاً بچہ کھیل کود میں مشغول ہوا۔ وقت پر ماں نے کھانا کھانے کے لئے بلایا۔ مگر نہ آیا۔ پھر جب آیا تو ماں نے کہا۔ ٹھہرو کھانا گرم کر دوں۔ چونکہ اسے اس وقت بھوک لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے وہ روتا چلاتا اور بے جا جوش ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسی وقت کھانے کے لئے آتا ہے جب اس سے بھوک دبائی نہیں جاتی۔ اور اس وجہ سے نہایت شور کرتا ہے۔

(۵) اسی طرح غذا اندازہ کے مطابق دی جائے۔ اس سے قناعت پیدا ہوتی اور حرص دور ہوتی ہے۔

(۶) ہر قسم کی خوراک دی جائے۔ گوشت ترکاریاں اور پھل دیئے جائیں کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف اقسام کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ پس مختلف اخلاق کے لئے مختلف غذاؤں کا دیا جانا ضروری ہے۔ ہاں بچپن میں گوشت کم اور ترکاریاں زیادہ ہونی چاہئیں۔ کیونکہ گوشت ہیجان پیدا کرتا ہے اور بچپن کے زمانہ میں ہیجان کم ہونا چاہیئے۔

(۷) جب بچہ ذرا بڑا ہو تو کھیل کود کے طور پر اس سے کام لینا چاہیئے۔ مثلاً یہ کہ فلاں برتن اٹھا لاؤ۔ یہ چیز وہاں رکھ آؤ۔ یہ چیز فلاں کو دے آؤ۔ اسی قسم کے اور کام کرانے چاہئیں۔ ہاں ایک وقت تک اسے اپنے طور پر کھیلنے کی بھی اجازت دینی چاہیئے۔

(۸) بچہ کو عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ اپنے نفس پر اعتبار پیدا کرے۔ مثلاً چیز سامنے ہو اور اسے کہا جائے ابھی نہیں ملے گی۔ فلاں وقت ملے گی۔ یہ نہیں کہ چھپا دی جائے۔ کیونکہ اس نمونہ کو دیکھ کر وہ بھی اسی طرح کرے گا۔ اور اس میں چوری کی عادت پیدا ہو جائے گی۔

(۹) بچہ سے زیادہ پیار بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ زیادہ چومنے چاٹنے کی عادت سے بہت سی برائیاں بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس مجلس میں وہ جاتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ پیار کریں۔ اس سے اس میں اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱۰) ماں باپ کو چاہیئے کہ ایثار سے کام لیں۔ مثلاً اگر بچہ بیمار ہے اور کوئی چیز اس نے نہیں کھائی تو وہ بھی نہ کھائیں اور نہ گھر میں لائیں بلکہ اسے کہیں کہ تم نے نہیں کھائی اس لئے ہم بھی نہیں کھاتے۔ اس سے بچہ میں بھی ایثار کی صفت پیدا ہوگی۔

(۱۱) بیماری میں بچہ کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ بزدلی۔ خود غرضی۔ چڑچڑاہٹ جذبات پر قابو نہ ہونا اس قسم کی برائیاں اکثر لمبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ کئی لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو بلا بلا کر پاس بٹھاتے ہیں۔ لیکن کئی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کے پاس سے گذرے تو کہہ اٹھتے ہیں۔ ارے دیکھتا نہیں اندھا ہو گیا ہے۔ یہ خرابی لمبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ بیماری میں بیمار کو آرام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے وہ آرام پانا اپنا حق سمجھ لیتا ہے اور ہر وقت آرام چاہتا ہے۔

(۱۲) بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں اس سے ان میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان بڑے ہو کر بہادری کے کام نہیں کر سکتے۔ اگر بچہ میں بزدلی پیدا ہو جائے تو اسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔

(۱۳) بچہ کو اپنے دوست خود نہ چننے دیئے جائیں بلکہ ماں باپ چنیں اور دیکھیں کہ کن بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ اس میں ماں باپ کو بھی یہ فائدہ ہوگا کہ وہ دیکھیں گے کن کن بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ دوسرے ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا۔ کیونکہ جب خود ماں باپ بچہ سے کہیں گے کہ فلاں بچوں سے کھیلا کرو تو اس طرح ان بچوں کے اخلاق کی بھی نگرانی کریں گے۔

(۱۴) بچہ کو اس کی عمر کے مطابق بعض ذمہ داری کے کام دیئے جائیں تا کہ اس میں ذمہ داری کا احساس ہو۔ ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک باپ کے دو بیٹے تھے۔ اس نے دونوں کو بلا کر ان میں سے ایک کو سیب دیا۔ اور کہا کہ بانٹ کر کھا لو۔ جب وہ سیب لے کر چلنے لگا تو باپ نے کہا جانتے ہو کس طرح بانٹنا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ باپ نے کہا جو بانٹے وہ تھوڑا لے۔ اور دوسرے کو زیادہ دے۔ یہ سنکر لڑکے نے کہا۔ پھر دوسرے کو دیں کہ وہ بانٹے۔ معلوم ہوتا ہے اس لڑکے میں پہلے ہی بری عادت پڑ چکی تھی لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کو سمجھتا تھا کہ اگر ذمہ داری مجھ پر پڑی تو مجھے دوسرے کو اپنے پر مقدم کرنا پڑے گا۔ اس عادت کے لئے بعض کھیلیں نہایت مفید ہیں۔ جیسے کہ فٹ بال وغیرہ۔

مگر کھیل میں بھی دیکھنا چاہیئے کہ کوئی بری عادت نہ پڑے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ اپنے بچے کی تائید کرتے ہیں اور دوسرے کے بچہ کو اپنے بچہ کی بات ماننے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اس طرح بچہ کو اپنی بات منوانے کی ہٹ پڑ جاتی ہے۔

(۱۵) بچہ کے دل میں یہ بات ڈالنی چاہیئے کہ وہ نیک ہے اور اچھا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا نکتہ فرمایا ہے کہ بچہ کو گالیاں نہ دو کیونکہ گالیاں دینے پر فرشتے کہتے ہیں۔ ایسا ہی ہو جائے اور وہ ہو جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے اعمال کے نتائج پیدا کرتے ہیں۔ جب بچہ کو کہا جاتا ہے کہ تو بد ہے تو وہ اپنے ذہن میں یہ نقشہ جما لیتا ہے کہ میں بد ہوں اور پھر وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پس بچہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں بلکہ اچھے اخلاق سکھانے چاہئیں اور بچہ کی تعریف کرنی چاہیئے۔

آج صبح میری لڑکی پیسہ مانگنے آئی۔ جب میں نے پیسہ دیا تو بایاں ہاتھ کیا۔ میں نے کہا یہ تو ٹھیک نہیں۔ کہنے لگی ہاں غلطی ہے پھر نہیں کروں گی۔ اسے غلطی کا احساس کرانے سے فوراً احساس ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۶) بچہ میں ضد کی عادت نہیں پیدا ہونے دینی چاہیئے۔ اگر بچہ کسی بات پر ضد کرے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کسی اور کام میں اسے لگا دیا جائے اور ضد کی وجہ معلوم کر کے اسے دور کیا جائے۔

(۱۷) بچہ سے ادب سے کلام کرنی چاہیئے بچہ نقال ہوتا ہے۔ اگر تم اسے تُو کہہ کر مخاطب کرو گے تو وہ بھی تُو کہے گا۔

(۱۸) بچہ کے سامنے جھوٹ، تکبر اور ترش روئی وغیرہ نہ کرنی چاہیئے کیونکہ وہ بھی یہ باتیں سیکھ لے گا۔ عام طور پر ماں باپ بچہ کو جھوٹ بولنا سکھاتے ہیں۔ ماں نے بچہ کے سامنے کوئی کام کیا ہوتا ہے مگر جب باپ پوچھتا ہے تو کہہ دیتی ہے میں نے نہیں کیا۔ اس سے بچہ میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ بچہ کی غیر موجودگی میں ماں باپ یہ کام کریں بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو ہر وقت ان عیبوں سے نہیں بچ سکتے وہ کم سے کم بچوں کے سامنے ایسے فعل نہ کریں تا مرض آگے نسل کو بھی مبتلا نہ کرے۔

(۱۹) بچہ کو ہر قسم کے نشہ سے بچایا جائے۔ نشوں سے بچہ کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اس وجہ سے جھوٹ کی بھی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اور نشہ پینے والا اندھا دھند تقلید کا عادی ہو جاتا ہے۔ ایک شخص حضرت امام جماعت اول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کا رشتہ دار تھا وہ ایک دفعہ ایک لڑکے کو لے آیا اور کہتا تھا اسے بھی میں اپنے جیسا ہی بنا لوں گا۔ وہ نشہ وغیرہ پیتا اور مذہب سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ حضرت امام جماعت اول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے اسے کہا۔ تم تو خراب ہو چکے ہو اسے کیوں خراب کرتے ہو مگر وہ باز نہ آیا۔ ایک موقعہ پر آپ نے اس لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور اسے سمجھایا کہ تمہاری عقل کیوں ماری گئی ہے اس کے ساتھ پھرتے ہو۔ کوئی کام سیکھو۔ آپ کے سمجھانے سے وہ لڑکا اسے چھوڑ کر چلا گیا مگر کچھ مدت کے بعد وہ ایک اور لڑکا لے آیا۔ اور آ کر حضرت امام جماعت اول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سے کہنے لگا۔ اب اسے خراب کرو تو جانوں اس کے نزدیک یہی خراب کرنا تھا کہ اس کے قبضہ سے نکال دیا جائے۔ حضرت امام جماعت اول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بہتیرا اس لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ مجھ سے روپیہ لے لو اور کوئی کام کرو۔ مگر اس نے نہ مانا۔ آخر آپ نے اس شخص سے پوچھا اسے تم نے کیا کیا ہے تو وہ کہنے لگا اس کو میں نشہ پلاتا ہوں اور اس وجہ سے اس میں ہمت ہی نہیں رہی کہ میری تقلید کو چھوڑ سکے۔ غرض نشہ سے اقدام کی قوت ماری جاتی ہے۔

جھوٹ سب سے خطرناک مرض ہے کیونکہ اس کے پیدا ہونے کے ذرائع نہایت باریک ہیں اس مرض سے بچہ کو خاص طور پر بچانا چاہیئے بعض ایسے اسباب ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ مرض آپ ہی آپ بچہ میں پیدا ہو جاتا ہے مثلاً یہ کہ بچہ کا دماغ نہایت بلند پرواز واقع ہوا ہے وہ جو بات سنتا ہے آپ ہی اس کی ایک حقیقت بنا لیتا ہے۔ ہماری ہمشیرہ بچپن میں روز ایک لمبی خواب سنایا کرتی تھیں۔ ہم حیران ہوتے کہ روز اسے کس طرح خواب آ جاتی ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ سونے کے وقت جو خیال کرتی تھیں وہ اسے خواب سمجھ لیتی تھیں۔ تو بچہ جو کچھ سوچتا ہے اسے واقعہ خیال کرنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ اسے جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس لئے بچہ کو سمجھاتے رہنا چاہیئے کہ خیال اور چیز ہے اور واقعہ اور چیز ہے۔ اگر خیال کی حقیقت بچہ کے اچھی طرح ذہن نشین کر دی جائے تو بچہ جھوٹ سے بچ سکتا ہے۔

(۲۰) بچوں کو علیحدہ بیٹھ کر کھیلنے سے روکنا چاہیئے۔

(۲۱) ننگا ہونے سے روکنا چاہیئے۔

(۲۲) بچوں کو عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطی کا اقرار کریں اور اس کے طریق یہ ہیں:۔

(۱) ان کے سامنے اپنے قصوروں پر پردہ نہ ڈالا جائے۔ (۲) اگر بچہ سے غلطی ہو جائے تو اس سے اس طرح ہمدردی کریں کہ بچہ کو یہ محسوس ہو کہ میرا کوئی سخت نقصان ہو گیا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ مجھ سے ہمدردی کر رہے ہیں اور اسے سمجھانا چاہیئے کہ دیکھو اس غلطی سے نقصان ہو گیا ہے۔ (۳) آئندہ غلطی سے بچانے کے لئے بچہ سے اس طرح گفتگو کی جائے کہ بچہ کو محسوس ہو کہ میری غلطی کی وجہ سے ماں باپ کو تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ مثلاً بچہ سے جو نقصان ہوا ہو وہ اس کے سامنے اس کی قیمت وغیرہ ادا کرے اس سے بچہ میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ نقصان کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ کفارہ نہایت گندہ عقیدہ ہے مگر میرے نزدیک بچہ کی اس طرح تربیت کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ (۴) بچہ کو سرزنش الگ لے جا کر کرنی چاہیئے۔

(۲۳) بچہ کو کچھ مال کا مالک بنانا چاہیئے اس سے بچہ میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں:۔ (۱) صدقہ دینے کی عادت (۲) کفایت شعاری (۳) رشتہ داروں کی امداد کرنا۔ مثلاً بچہ کے پاس تین پیسے ہوں تو اسے کہا جائے ایک پیسہ کی کوئی چیز لاؤ اور دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر کھاؤ۔ ایک پیسہ کا کوئی کھلونا خرید لو۔ اور ایک پیسہ صدقہ میں دے دو۔

(۲۴) اسی طرح بچوں کا مشترکہ مال ہو۔ مثلاً کوئی کھلونا دیا جائے تو کہا جائے۔ یہ تم سب بچوں کا ہے۔ سب اس کے ساتھ کھیلو۔ اور کوئی خراب نہ کرے۔ اس طرح قومی مال کی حفاظت پیدا ہوتی ہے۔

(۲۵) بچہ کو آداب و قواعد تہذیب سکھلاتے رہنا چاہیئے۔

(۲۶) بچہ کی ورزش کا بھی اور اسے جفاکش بنانے کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بات دنیوی ترقی اور اصلاحِ نفس دونوں میں یکساں طور پر مفید ہے۔

اخلاق اور روحانیت کی جو تعریف میں اوپر بیان کر چکا ہوں اس کے مطابق وہی بچہ تربیت یافتہ کہلائے گا جس میں مندرجہ ذیل باتیں ہوں۔ (۱) ذاتی طور پر با اخلاق ہو اور اس میں روحانیت ہو۔ (۲) دوسروں کو ایسا بنانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ (۳) قانونِ سلسلہ کے مطابق چلنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ (۴) اللہ تعالیٰ سے خالص محبت رکھتا ہو۔ جو سب محبتوں پر غالب ہو۔

پہلے امر کا معیار یہ ہے کہ (۱) جب بچہ بڑا ہو تو وہ امورِ دینیہ کی لفظاً و عملاً و عقیدۃً پابندی کرے۔ (۲) اس کی قوت ارادی مضبوط ہو تا آئندہ فتنہ میں نہ پڑے (۳) اس کا اپنی ضروریاتِ زندگی کا خیال رکھنا اور جان بچانے کی قابلیت رکھنا (۴) اپنے اموال و جائیداد بچانے کی قابلیت کا ہونا اور اس کے لئے کوشش کرنا۔

دوسرے امر کا معیار یہ ہے:۔ (۱) اخلاق کا اچھا نمونہ پیش کرے (۲) دوسروں کی تربیت اور دعوت الی اللہ میں حصہ لے (۳) اپنے ذرائع کو ضائع نہ ہونے دے بلکہ اچھی طرح استعمال کرے جس سے جماعت و دین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

تیسرے امر یعنی قانون سلسلہ کے مطابق چلنے کی طاقت رکھنے کا یہ معیار ہے: (۱) اپنی صحت کا خیال رکھنے والا ہو۔ (۲) جماعتی اموال اور حقوق کا محافظ ہو۔ (۳) کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچے۔ (۴) قومی جزا اور سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔

چوتھے امر کا معیار یہ ہے:۔ (۱) کلام الٰہی کا شوق اور ادب ہو۔ (۲) خدا تعالیٰ کا نام اسے ہر حالت میں مؤدب اور ساکن بنا دے۔ (۳) دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے بکلی الگ ہو۔ (۴) خدا کی محبت کی علامات اس کے وجود میں پائی جائیں۔

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

یہ امر کہ کتنے علاقے مصر کہلاتے تھے مغربی مصنفوں کے لئے حیرت انگیز ہے لیکن عربی دانوں کے لئے نہیں۔ مصر کے معنے عربی زبان میں شہر کے ہیں۔ جن لوگوں کو کسی بڑے شہر کے پاس رہنے کا یا وہاں جانے کا موقعہ ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ بڑے شہروں کے ارد گرد کے علاقے بعض دفعہ بیسیوں میل تک اپنے علاقہ کے شہر کا نام لے کر نہیں بلاتے بلکہ صرف شہر کہتے ہیں۔ لاہور کے ارد گرد کے دیہات میں جب یہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہر گیا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ لاہور گیا ہے۔ انگریزی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان میں بھی (CITY) سٹی یعنی شہر کے لفظ سے انگلینڈ کے باشندے لندن مراد لیتے ہیں۔ پس عرب لوگ اور عربی سے ملتی جلتی زبانیں بولنے والے اس زمانہ میں کہ جب بڑے شہروں کا رواج کم تھا اگر کسی بڑے بڑے قصبات پر مشتمل علاقہ کو مصر کہتے تھے۔ خواہ وہ شام میں ہو خواہ عرب میں خواہ افریقہ میں۔ تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ مصری یا مصرام یا مصران یا مصرائیم سے ان کی مراد صرف یہ ہوتی کہ وہ شہروں والا علاقہ ہے۔ عرب جیسی صحرا نورد قوم کے لئے شہروں میں بستا ایک عجوبہ سے کم نہ تھا اور جس علاقہ میں کثرت سے بڑے بڑے شہر اور قصبات ہوں وہ ان کے لئے ایسا حیرت انگیز امر تھا کہ اس علاقہ کا نام شہری ملک رکھ دینا ان کے لئے ایک طبعی امر تھا۔ پس حروف مصر کے لفظ سے بنی اسرائیل کے جلا وطنی کے واقعات کو افریقی مصر کے علاقہ سے بدلا نہیں جا سکتا۔ راستہ کی جزئیات میں مشکلات کی وجہ سے اس اصولی سوال کو نظر انداز کر دینا کہ بائبل اور قرآن کریم دونوں کے نزدیک اس مصر کے بادشاہ فرعون کہلاتے تھے۔ اور قرآن کریم کے اس بیان کی روشنی میں کہ اس مصر میں مُردوں کی لاشوں کو دیر تک قائم رکھنے کا رواج تھا۔ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شخص کی شناخت کو اس لئے مشتبہ کر دیا جائے کہ گو اس کا حلیہ اس کا نام اور اس کے باپ کا

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ
محمد زکریا ورک

عظیم زندگی

انگریزی زبان کی ایک نہایت دلچسپ اور موزوں نظم کا ترجمہ پڑھیے۔ یہ جیون نام ہے ایک پُوتر بُوجھ کا تو اس کی جانب دیکھ اسے اٹھا اور پھر اسے برداشت بھی کر۔ کھڑے ہو جاؤ اور اسے استقلال سے سہارو۔ غموں کی وجہ سے بے دل نہ ہو اور گناہوں کے باعث لڑکھڑاتے جاؤ۔ چلو اور بڑھو اور بڑھتے ہی چلو۔ اور بڑھتے ہی چلے جاؤ تا منزل کو پالو۔

زندگی کا مقصد بہت ہی عجیب ہے اور عام انسان کی پہنچ سے باہر ہیں ایک پہلے ایمان کا مقصد حیات طہارت اور تقویٰ کے اعلیٰ ترین مدارج طے کرنا ہونا چاہیئے قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ تم میں سے وہی زیادہ معزز ہے جو زیادہ متقی ہے۔ قرآن ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے جن میں تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس پیدا کیا ہے کہ تمہاری چھپانے والی جگہوں کو چھپاتا ہے اور زینت کا موجب بھی ہے اور تقویٰ کا لباس تو سب سے زیادہ بہتر ہے ایک اور جگہ ارشاد ہے "پھر جو لوگ اہل ایمان تھے انہوں نے نیک مناسب حال عمل کئے تھے انہیں وہ ان کے پورے پورے بدلے دے گا" ہر (فرمانبردار) کی یہی خواہش چاہیئے کہ وہ تقویٰ کا لباس اوڑھ لے۔ کیونکہ یہی قرآن کا پیغام ہے یہ روحانی تمغہ یا ٹرافی ایک چمکدار ہیرے کی مانند ہے جو برف بھری پہاڑ کی چوٹی پر چمکتا ہے بہت تھوڑے ہیں جو اتنی بلندی پر جا سکیں اور اس انعام کو حاصل کر سکیں کیونکہ راستہ پھسلنے والا اور ڈھلوان ہے۔ تقویٰ رضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے تا انسان کا ہر خیال، ہر لفظ اور ہر فعل صرف اور صرف خدا کی شان بیان کرنے کے لئے ہو۔

وہ نیک انسان جو تقویٰ کی روشنی سے بہرہ ور ہوتا ہے وہ دوسرے انسانوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے اس کے چہرے پر کسی اور دنیا کے دریچوں سے روشنی چمکتی ہے اور اس کا کردار روحانی شوکت اور کشش سے رنگین ہوتا ہے۔ اس کے گرد فضا نہایت میٹھی اور موسم گرما کی کسی سہانی شام کی مہکتی ہوا سے زیادہ تازہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام انسانوں پر اپنا فضل نازل کرنا چاہتا ہے نیز وہ اپنی تجلیات ہمارے ہی ذریعہ دکھانا پسند کرتا ہے لہٰذا خدا کے ایک عاجز بندے کو اس کے لئے کوشش کرنا اور اپنے آپ کو اہل ثابت کرنا لازم ہے اگر وہ اس آسمانی مائدہ کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر ایک شخص خدا کی طرف ہلکے قدموں سے چل کر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف سبک خرامی سے آتا ہے اور ادھر انسان چل کر جاتا ہے تو پھر خدا اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

دین حق کے مضبوط قلعہ پر شیطانی میزائل لگاتار حملہ آور ہیں۔ بایں وجہ ہم اس جگہ چھ مہلک میزائلوں پر تبصرہ کریں گے جن پر ہمیں قابو پانا ہے۔ خواہ جنگ کیسی بھی سخت ہو اس روحانی سعی میں ہمیں خدا کا وعدہ بہت سکون بخشتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اہل ایمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا والی ہے اور جو نہیں ہیں ان کا کوئی والی نہیں۔ یعنی اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو اس پر یقین رکھتے ہیں۔ یہاں کن ایمان والوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ وہ ایمان والے ہیں۔ جو اس کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور منصب والوں کی اطاعت کرتے ہیں اور خدا کے حضور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور اپنے دلوں سے خود غرضی اور فخر نکال دیتے ہیں ان کے دلوں میں یہ خواہش آگ کی طرح جلتی ہے کہ وہ ہر برائی سے پاک ہو جائیں اور اگر وہ غلطی سے یا نادانستہ طور پر کوئی ناپسندیدہ فعل کر لیتے ہیں تو ان کی روح اس کئے پر نادم ہوتی ہے۔

ہر زمانہ نے ایسے عظیم انسان پیدا کئے ہیں جو کامیابی کی چوٹی پر صرف اور صرف صبر و استقلال کے ذریعہ پہنچے ہیں۔ ان عظیم رہنماؤں میں بعض تو بہت ہی کم تعلیم یافتہ تھے اور ان کا بچپن انتہائی غربت میں گذرا لیکن اس کے باوجود بعض قوم کے رہنما بنے اور انہوں نے صنعتوں اور ایجادات میں نام پیدا کیا۔ ان لیڈروں میں سے کئی ایک کروڑ پتی بن کر مرے۔ انہوں نے اپنی اندرونی صلاحیتوں کو زبردست طریق سے ابھارا اور اپنے میدان میں اول درجہ کے انسان بنے ان کا مطمح نظر اگرچہ صرف اس دنیا تک محدود تھا اور اگر وہ اپنی توجہ روحانی امور کی طرف مبذول کرتے اور تمام قوت اپنی روح کی پرورش اور تزکیہ پر لگاتے تو عظیم الشان روحانی کامیابی حاصل کر سکتے تھے۔ ایسے لوگ عظیم روحانی لیڈر بن سکتے تھے۔ دین حق انسان کو بے شمار روحانی مواقع فراہم کرتا ہے۔ وہ شخص کیسا بے وقوف اور کوتاہ بین ہے جو ان سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور اس دنیا کی آسائشوں کو ترجیح دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو پاک بنے گا وہ یقیناً کامیاب ہوگا بشرطیکہ پاک بننے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھتا رہا۔ مگر اے مخالفو تم لوگ تو ورلی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے ہر (فرمانبردار) کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ ہمیشہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ نہ کہ مضبوطی سے کمزوری کی طرف جائے جو کہ بدقسمتی سے اکثر ہو جاتا ہے نوجوان اور ان میں سے بعض ایک ایسے نئے دین کے ساتھ بہت خوشی سے تعلق پیدا کرتے ہیں لیکن جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے وہ کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ ایک صاحب ایمان کا یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ پر قائم رہے اور اپنی زندگی میں تواتر کے ساتھ اپنے ایمان میں ترقی کرتا چلا جائے ایسا (فرمانبردار) کبھی ایک جگہ نہ ٹھہرے بلکہ ہمیشہ نئے افق کی تلاش میں رہے۔ بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ترقی پذیر نہیں ہے۔ ممکن ہے یہ حقیقت میں درست نہ ہو ہاں بعض اوقات اسے ہوشیار رہنا پڑتا ہے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا پڑتا ہے۔ ڈیل کارنیگی جس نے ذاتی پرورش پر کئی ایک کتابیں تحریر کیں وہ کہتا ہے کہ بعض اوقات انسان پر حقیقت جھٹکوں کی طرح ظاہر ہوتی ہے نہ کہ رفتہ رفتہ۔ بعض دفعہ انسان کو کسی بات کا احساس ہو جاتا ہے اور وہ فوراً روحانی ترقی کے بلند مدارج سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ یہ بات روحانی ترقی کے ضمن میں بھی صحیح ہے۔ روحانی مسافر کو شیطانی جراثیم لگاتار تنگ کرتے رہتے ہیں مندرجہ ذیل چھ منفی اثرات عموماً مہلک ترین روحانی سرطان ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ بڑچڑا پن
۲۔ کاہلی
۳۔ تکبر
۴۔ حسد
۵۔ خوف
۶۔ اللہ تعالیٰ کی بجائے اپنوں سے پیار۔

بقیہ: صد ۴ سے آگے

نام تو مذکورہ علامات کے مطابق ہے۔ لیکن اس کے رومال کا رنگ وہ نہیں جو بتایا گیا تھا۔ پرانے زمانے کے حالات اس طرح محفوظ نہیں کہ ہم اس زمانہ کے حالات کو سو فی صدی درست معلوم کر سکیں۔ پس ہمیں ۷۰ فی صدی اتفاق کو مشعل راہ سمجھتے ہوئے ۳۰ فی صدی اختلاف کو نظر انداز کر دینا چاہیئے اور تیس فی صدی اختلاف پر ستر فی صدی اتفاق کو قربان کر دینے کی حماقت سے بچنا چاہیئے۔

بعض لوگ تاریخ کی منفی یا مثبت شہادت سے اس امر کو ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ بنی اسرائیل مصر کی طرف نہیں گئے ان کے استدلال کی وجوہ یہ ہیں۔

۱۔ مصری آثار قدیمہ میں بنی اسرائیل کا کہیں ذکر نہیں ملتا (اسرائیل مصنفہ اڈولف لاڈز صد ۱۶۷)

۲۔ منفتاح جس کے زمانہ میں بتایا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لائے اس کے زمانہ کے ایک پرانے اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی حکومت کے پانچویں سال میں بنی اسرائیل کے کچھ قبائل کنعان میں بس رہے تھے اور بائیبل بتا رہی ہے کہ بنی اسرائیل اسی کے زمانہ میں وہاں سے نکلے اور کوئی ۵۰ سال میں جا کر کنعان میں داخل ہوئے۔

۳۔ بے شک مصر میں بعض ایشیائی قبائل کے ورود کا پتہ ملتا ہے لیکن ان واقعات کو اگر بنی اسرائیل پر چسپاں کیا جائے تو کبھی واقعات ملتے جلتے ہیں مگر تاریخیں ٹھیک نہیں بیٹھتیں اور کبھی تاریخیں ٹھیک بیٹھتی ہیں تو واقعات مطابقت نہیں کھاتے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب بناوٹی کہانی ہے۔

بہت سی روحانی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا علاج ڈاکٹروں سے کرایا جا سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو قرآن کریم کو پڑھتا اور سمجھتا ہے پھر اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ مگر باوجود اس کے بعض بدیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اسے اندیشہ کرنا چاہیئے کہ اسے کوئی جسمانی مرض لاحق ہے۔ جو عموماً اعصابی قسم کا ہوگا۔ اور اسے ڈاکٹر سے اپنی صحت کے متعلق مشورہ لینا چاہیئے۔

(حضرت فضل عمر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثناء اللہ بلتستانی

امتحان ــ کیسے؟

یوں تو زندگی میں بہت سے امتحان آتے ہیں۔ بلکہ زندگی خود بھی ایک امتحان ہے لیکن فی الحال میرا موضوع سکولوں اور کالجوں کے امتحانات ہیں۔

آج کل کے جدید سائنسی دور میں ریڈیو، ٹی وی اور ویڈیو وغیرہ کی ایجاد سے جہاں بے شمار فائدے ہوئے ہیں، وہاں بہت سے نقصانات بھی ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

بعض طلباء کو تو ٹی وی اور ویڈیو کی اتنی عادت پڑ چکی ہوتی ہے کہ وہ کوئی بھی ڈرامہ یا فلم نہیں چھوڑ سکتے۔ یہاں تک کہ اس سلسلے میں وہ اپنے اصل فرائض تک کو بھی فراموش کر دیتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگلے دن پرچہ ہوتا ہے اور وہ رات کو ٹی وی پر فلم یا ڈرامہ دیکھ رہے ہوتے ہیں، یا کبھی ٹی وی پر میچ وغیرہ آرہا ہوتا ہے۔ وہ بھی نہیں چھوڑتے۔ اس طرح دن اور رات ٹی وی دیکھتے ہوئے گذارتے ہیں۔

اگلے دن پریشانی کے عالم میں اٹھتے ہیں اور کتاب کو ایک دو دفعہ سرسری طور پر دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن آخری وقت پر کیا سمجھ آسکتی ہے؟

پھر پرچہ دینے جاتے ہیں۔ بعض بچے نقل وغیرہ کی تیاری کر کے جاتے ہیں۔ جسے عرف عام میں بوٹی کہا جاتا ہے۔ نقل اگر لگ گئی تو ساری زندگی کے لئے ضمیر کی ملامت۔ اگر پکڑے گئے تو بے عزتی الگ۔ اور چند سالوں کے لئے امتحان کے لئے نااہل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

پھر بعض پرچے صحیح نہ ہونے پر آکر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس مرتبہ پرچے بہت مشکل آئے تھے۔

حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہوتی۔ اگر ہر طالب علم اپنے اصل فرائض کو سمجھتے ہوئے ہر کام کرے اور مستقبل میں اپنے مقاصد کو سامنے رکھ کر پڑھائی کرے تو مشکل اور پریشانی کی کوئی بات نہیں ہوگی۔

ویسے تو زندگی میں کوئی بھی کام مشکل نہیں ہے۔ بشرطیکہ خلوص دل اور محنت سے کیا جائے۔ ؎

بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد

اگر شروع سال ہی سے تھوڑی تھوڑی پڑھائی کریں تو آخر پر امتحان کے دنوں میں بوجھ نہیں پڑے گا کیونکہ مستقبل مزاجی سے کام کرنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

لیکن اگر سارا سال یہ سوچ کر گزار لیا جائے کہ کل سے یا پرسوں سے باقاعدہ پڑھائی شروع کر دیں گے، تو وہ کل یا پرسوں کبھی نہیں آتا۔ عربی کا ایک محاورہ ہے۔ اَلغدُ لَا یَاتی یعنی کل کبھی نہیں آتی۔

پھر امتحان کے قریب احساس ہوتا ہے کہ ہم نے سارا سال یونہی گذار دیا۔ پھر کتابوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ مختلف ٹیسٹ پیپرز خریدتے ہیں۔ لیکن ٹیسٹ پیپروں اور گیس پیپروں کے خریدنے سے تو تیاری نہیں ہوتی اور نہ ہی عین وقت پر پڑھی ہوئی کوئی چیز یاد رہ جاتی ہے۔

اس لئے بہتر یہی ہے کہ اول روز سے ہی وقت کا صحیح استعمال کیا جائے۔

بعض طلباء یہ سمجھتے ہیں کہ پڑھائی کا مطلب یہ ہے کہ دن رات پڑھائی میں مگن رہیں۔ حالانکہ معاشرے میں جس کامیاب انسان کو بھی دیکھا جائے وہ کھیلنے کے لئے بھی وقت نکالتا ہے، اور پڑھائی کیلئے بھی۔

صرف کتابی کیڑا بنے رہنے سے بھی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیل بھی بہت ضروری ہے۔ لیکن اتنا بھی نہیں کہ ہر وقت کھیلنے کے لئے تیار رہے۔ کھیل آخر کھیل ہے۔ اور پڑھائی، پڑھائی ہے۔

امید ہے کہ طلباء نئے تعلیمی سال کے شروع ہی سے دل لگا کر پڑھائی کریں گے اور اپنے بہتر مستقبل کی خاطر شروع ہی سے اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنا شروع کر دیں گے۔ اور فرائض کو چھوڑ کر نوافل ادا کرنے سے گریز کریں گے۔

احسان اللہ

انڈہ کیونکر کھایا جائے؟

انسانی صحت کو برقرار رکھنے اور انسانی زندگی کے روزمرہ کے امور کی انجام دہی کے نتیجہ میں جسم کے اندر شکست و ریخت کی بحالی اور تعمیر کی ضرورت کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ ہماری خوراک میں ایسے حیاتیاتی اجزاء وافر مقدار میں شامل رہیں۔ جو براہ راست ہمارے جسم کا حصہ بن سکیں۔ ماہرین غذا کا خیال ہے کہ پاکستان میں فی کس روزانہ ۲۷ گرام لحمیات جو حیوانی ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں۔ میسر آنے چاہئیں تاکہ معیاری صحت برقرار رہ سکے۔ حیوانی ذرائع سے ہمیں دودھ۔ گوشت۔ انڈہ۔ مچھلی دستیاب ہوتے ہیں۔ اگر ان ذرائع لحمیات کا تجزیہ کیا جائے۔ تو انڈہ اول نمبر پر آتا ہے بلکہ دنیا میں انڈے کی لحمیات کو دیگر لحمیات کے مقابلہ اور تجزیہ کے لئے معیار (STANDARD) کا درجہ دیا گیا ہے۔

انڈے کی غذائی عمدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انڈے کے اندر چوزہ بننے کے دوران انڈے کا مرغی کے جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ انڈے کے اندر بننے والا چوزہ اور مرغی کے جسم کے درمیان چھلکا حائل ہوتا ہے۔ مرغی صرف ۲۱ دن انڈے کو سیتی ہے اور اس سے صحت مندانہ چست چوزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا منطقی بات ہے کہ انڈے کے اندر وہ تمام غذائی اجزاء ایک خاص تناسب میں قدرتی طور پر موجود رہتے ہیں۔ جن کے باہمی ملاپ سے چوزہ بلکہ یوں کہیئے کہ ننھی منی زندگی جنم لیتی ہے۔ لہٰذا زندگی کی تعمیر کے لئے تمام غذائی اجزا انڈے کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ انڈے میں خیال کیا جاتا ہے کہ کولیسٹرول زیادہ ہوتا ہے۔ یہ درست ہے اس میں تقریباً M.G ۲۵۰ کولیسٹرول ہوتا ہے۔ کولیسٹرول جسم کے ریشوں (خلیات) کی صحت کے لئے ضروری ہے بلکہ یہ جسم کا اہم جزو ہے جسم اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد وافر کولیسٹرول خارج کر دیتا ہے اگر آپ کا جسم صحت مند ہے وافر کولیسٹرول خود بخود جسم سے خارج ہو جائے گا آپ کو ہرگز گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

بچوں کو ابلے ہوئے انڈے کی زردی میں شہد ملا کر کھلانے سے اُن کی کافی غذائی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں بلکہ انڈے کی زردی سے بڑھ کر بے بی فوڈ BABY FOOD اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔ والدین کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو انڈے کی زردی باقاعدگی سے کھلایا کریں۔ لوہا کی وافر مقدار موجود ہونے کی وجہ سے بچوں میں "خون کی کمی" کا خاطر خواہ تدارک رہے گا۔ ایک ۵۰ گرام وزنی انڈے سے اوسطاً ۶ گرام پروٹین حاصل ہوتی ہے۔ انڈے میں کولیسٹرول کے خوف سے لوگ اس کا استعمال کم کرتے ہیں۔ انڈے میں کولیسٹرول صرف زردی میں ہوتا ہے۔ اگر آپ کے خون میں کولیسٹرول کی مقدار زیادہ ہے۔ اور لیبارٹری ٹسٹ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ تو آپ سفیدی استعمال کر سکتے

باقی اسی صفحہ کے کالم ۲ پر

بقیہ:۔ اسی صفحہ کے کالم ۴ سے آگے

ہیں کیونکہ سفیدی کولیسٹرول سے پاک ہوتی ہے۔ انڈے کو ہرگز کچا نہیں کھانا چاہیئے۔ اگر کچا انڈہ مسلسل کھایا جائے تو اس سے جسم میں حیاتین بایوٹین (BIOTIN) کی کمی رہ جاتی ہے جس سے کھال میں کھردرا پن آجاتا ہے۔ کچا انڈہ جسم سے بغیر ہضم ہوئے خارج ہو جاتا ہے لہذا انڈے کو ابال کر یا آملیٹ تیار کر کے کھانا چاہیئے۔ اس سے اس کی ہاضمیت بڑھ جاتی ہے۔

○

اشکوں کی زباں سے جو پکاریں گے اُسے ہم
رحمان ہے اللہ وہ سُن لے گا صدائیں!

پھیلا ہے ہوس کا جو ہر اک سمت اندھیرا
ہر دل میں دِیے صبر و قناعت کے جلائیں

آتا ہی نہیں لوٹ کے محشر کا مسافر!
ہر سجدے میں رو رو کے ہیں دیتی ہوں صدائیں

اُس ہونٹ کی آواز بنا دے مجھے مولا!
جس ہونٹ پہ کرتی ہیں سدا رشک دُعائیں

راتوں کی سیاہی میں ہے سجدوں کا قرینہ
اشکوں کا سفینہ ہے لبوں پر فقط آہیں

مایوس ہیں کب سے دَر و دیوار یہاں کے
دیدار کی حسرت مجھے سنسان ہیں راہیں

اے چاند ستارو کبھی گذرو جو وہاں سے
فوزی کی دُعا دیجیو لے لے کے بلائیں

فوزیہ خان فوزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا، مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۲۳ میں ثریا بیگم زوجہ محمد بوٹا جاوید قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۴/۱۷ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۸-۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور ۱/۲ ۱ تولہ۔ (۲) حق مہر ۱۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ثریا بیگم زوجہ محمد بوٹا جاوید ۵۴/۱۷ دارالعلوم شرقی۔ گواہ شد نمبر۱۔ ٹھیکیدار محمد دین وصیت نمبر ۱۵۵۳۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید محمد امین گردیزی ۵۴/۱۳ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۲۴ میں محمد احمد نعیم ولد محمد الطاف صدیقی قوم صدیقی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ پورن نگر سیالکوٹ حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد احمد نعیم ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حافظ عبدالکریم بھٹی وصیت نمبر ۲۶۵۹۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ نصیر احمد وصیت نمبر ۲۶۵۷۴۔

مسل نمبر ۲۸۴۲۵ میں احمد محمد احسن ولد احمد عبدالمنیب صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱۲ فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احمد محمد احسن ۵/۱۲ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید عبداللہ ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۱۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔

مسل نمبر ۲۸۴۲۶ میں محمودہ بیگم زوجہ ماسٹر بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ضلع خیرپور سندھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۲-۱-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی ۲۰،۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۲،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ محمودہ بیگم زوجہ ماسٹر بشیر احمد صاحب کرونڈی۔ گواہ شد نمبر۱۔ ماسٹر بشیر احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۷۲۱۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ حکیم نذیر احمد ریحان وصیت نمبر ۱۵۱۲۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۲۷ میں قانتہ ناصر زوجہ حافظ محمود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ قوم راجپوت چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی ۷،۰۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر ۵،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ قانتہ ناصر ساکن مرل ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حافظ محمود احمد ناصر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۱۶۵۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ منیر احمد عابد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۳۰۸۴۔

بقیہ: صدا سے آگے

ایک طبعی تغیر ہے۔ اگر بچہ کی پیدائش کے بعد اس کے متعلق یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ اسے کسی نئے قانون کی ضرورت نہیں تو وہ ضرور مرے گا۔ پس یاد رکھو کہ وہ تغیرات جن پر میں اس وقت زور دے رہا ہوں وہ ضروری ہیں کیونکہ اب ہماری جماعت پر وہ پہلا دور نہیں۔ (...) اور نہ اب وہ زمانہ ہے جسے خدا نے (...) قرار دیا ہے اور جس کے متعلق قرآن کریم میں بتایا ہے کہ وہ ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ اب وہ زمانہ واپس نہیں آسکتا۔ اس زمانہ میں تربیت خدا خود کرتا تھا اور کلی طور پر باگ ڈور اس کے ہاتھ میں تھی۔ مگر اب دوسرے دور میں وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتا ہے کہ وہ اپنی تربیت اپنے ہاتھ میں لے۔ اگر یہ زمانہ نہ آئے تو انسانی پیدائش کی غرض یقیناً باطل ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) یعنی انسانی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنی جدوجہد کے ساتھ میرا مظہر کامل بنے نہ یہ کہ میں اسے بنا دوں۔ گویا اس میں ایک طرف انسان کو اپنا مظہر بتایا ہے اور دوسری طرف فرمایا ہے کہ یہ مظہریت قبول کرنا تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امر کو انسان کی مرضی پر چھوڑا ہے کہ وہ طوعی طور پر نہ کہ جبری طور پر اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرے۔ یہی انسانی جدوجہد کا وقت ہوتا ہے جس میں اسے اپنے علم اور تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کام کرنا پڑتا ہے۔ وہ شاگرد جو استاد کے پاس بیٹھا ہو اور وہ جو اپنے طور پر مطالعہ کرے دونوں میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ پہلا اپنی ہر مشکل استاد کے سامنے پیش کر کے اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن دوسرے کو اس غرض کے لئے کتابوں اور لغات کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ پس تغیرات ضروری ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں گذشتہ چند روز کی لڑائی میں ۳۰۰ افراد ہلاک اور ۷۰۰ زخمی ہو چکے ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق اگرچہ کابل پرسکون دکھائی دیتا ہے لیکن حکمت یار کے دستوں کی طرف سے داغے گئے راکٹ ہوائی اڈے پر آکر گرے دریں اثناء تمام حکومت نواز فوجوں کو ایک کمان کے تحت لانے کی نئی حکومتی کوششوں کو زبردست دھچکا لگا ہے۔ اور ملیشیا کے سربراہ جنرل دوستم نے اس قسم کے اقدام کی سخت مخالفت کی ہے سرکاری فوجوں نے حکمت یار کی فوجوں کو کابل سے ۴۰ کلومیٹر پیچھے دھکیل دیا ہے۔

○ افغان عبوری کونسل کے صدر مسٹر مجددی نے سابق صدر نجیب اللہ کو معاف کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے حکمت یار کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا ہے۔

○ افغان لیڈر حکمت یار نے پاکستان کی طرف سے امداد لے کر جانے والا امدادی قافلہ روک لیا ہے۔ یہ قافلہ کابل سے ۳۶ میل دور سرد بی میں روکا گیا ہے اس میں ۱۳۰ ٹرک شامل ہیں۔ عبوری حکومت نے قافلے کی بازیابی کے لئے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ افغانستان میں مجاہدین کی فتح نے ثابت کر دیا ہے کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے انہوں نے بادشاہی مسجد لاہور میں افغان فتح پر نماز شکرانہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب اگلی نماز شکرانہ سری نگر میں پڑھیں گے۔

○ افغان لیڈر حکمت یار نے کہا ہے کہ میرے پاس ۱۳۵ لڑاکا طیارے اور ہزاروں تباہ کن میزائیل ہیں لیکن میں انہیں عوام کے خلاف استعمال نہیں کروں گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سرکاری ملیشیا حزب اسلامی کے ٹھکانوں پر مسلسل گولہ باری کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری نمائندگی کے بغیر کوئی حکومت نہیں بن سکتی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ احمد شاہ مسعود بھی زیادہ دیر تک جنرل دوستم کی حکمرانی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لڑائی مجاہدین کے درمیان نہیں بلکہ حزب اسلامی اور ملیشیا کے درمیان ہوتی رہی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کابل میں اسلام آباد کے حکمرانوں کو نہیں بلکہ احمد شاہ مسعود کو فتح حاصل ہوئی ہے کیونکہ جب "وہ" کابل گئے تو ان کے جہاز پر راکٹ فائر کیا گیا۔

○ امریکہ کے دوسرے بڑے شہر لاس اینجلز میں سیاہ فاموں کی طرف سے نسلی فسادات کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اب تک ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۴۴ تک پہنچ چکی ہے۔ فسادات کا سلسلہ ایک درجن کے قریب دوسرے شہروں میں بھی پھیل چکا ہے مسلسل تین دنوں سے رات کے کرفیو کے باوجود صورت حال پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ مزید وفاقی فوج اور میرین فوج بھیج دی گئی ہے۔ اب تک جس قدر مالی نقصان ہو چکا ہے۔ اس کی اندازاً مالیت نصف ارب ڈالر بیان کی گئی ہے۔ صدر بش نے قوم پر ٹیلی ویژن سے خطاب کیا اور پرامن رہنے کی اپیل کے ساتھ ساتھ طاقت استعمال کرنے کی بھی دھمکی دی۔

○ افغان مجاہدین کی رضاکارانہ واپسی میں مدد دینے کے لئے حکومت مفت ٹرانسپورٹ فراہم کرے گی۔ تین خاندانوں کو ایک ٹرک دیا جائے گا۔ اور ۱۰-۱۵ ٹرکوں کا قافلہ روانہ کیا جائے گا۔ راشن کارڈ واپس کرنے والے خاندان کو روانگی کے وقت تین ہزار روپے نقد اور ۳۰۰ کلوگرام گندم دی جائیگی۔

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے اسلامی ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان کی تعمیر نو کے لئے صدر مجددی کی اپیل کا جواب دیں۔

○ جماعت اسلامی نے آئی جے آئی کی پارلیمانی پارٹی کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں قابض بھارتی فوجوں اور حریت پسندوں کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ حریت پسندوں نے ایک بھارتی فوج کے قافلے پر بم پھینکا اور تین گاڑیاں تباہ کر دیں۔ کئی شہروں میں شام سے صبح تک کا کرفیو نافذ ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے اکثر شہروں میں افغان فتح پر شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے۔

○ یوگوسلاویہ کی ریاست بوسینا ہرزی گونیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووش کو یوگوسلاویہ کی فوج گرفتار کر کے لے گئی ہے۔ یوگوسلاویہ کی فوج اور مسلمان فوج کے درمیان گذشتہ روز پچھلے دو ہفتوں کی شدید ترین لڑائی ہوئی۔ اس میں یورپی امن وفد کا ایک مبصر بھی ہلاک ہو گیا۔ تاہم یورپی برادری نے کہا ہے کہ وہ امن قائم کرنے کی کوششیں جاری رکھیں گے۔

○ کراچی ضلع شرقی کے تین صوبائی ضمنی انتخابات میں حق پرست (ایم کیو ایم) نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کر لی ہے

○ ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ کوئی مانے یا نہ مانے آدھی قوم بے نظیر بھٹو کے ساتھ ہے۔

خواتین کیلئے خوشخبری

ربوہ میں ۲۱/۱۸ دارالرحمت وسطی میں خواتین کیلئے گارمنٹس کی تیاری اور اس ضمن میں دیگر کاموں کیلئے ایک مکمل یونٹ نصب کیا گیا ہے جس میں ملبوسات کی تیاری کے علاوہ ہر قسم کی دیگر اشیاء کی تیاری اور فراہمی کا بندوبست ہے۔

اس یونٹ کو خواتین ہی چلا رہی ہیں۔

صبیحہ انڈسٹریل ہوم

دارالرحمت وسطی لاہوریے والی گلی ربوہ فون ۷۸۳

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶ / ۷۷۱

ضرورت برائے جنرل منیجر

جنرل منیجر کے طور پر ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جس کو ٹیکسٹائل انڈسٹری کا تجربہ ہو اور وہ پراجیکٹ کو ابتداء سے تکمیل تک پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ یہ پراجیکٹ LOCAL LOOMS WEAVING کا ہے اور لاہور کے گردونواح میں ہے۔ معقول تنخواہ بمعہ مراعات

تحریری رابطہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر کریں

TRANS VIEW CORPORATION
4, QUEENS ROAD
REHMAN PLAZA II FLOOR, LAHORE

پتہ